

## تفسیر ابن عباس جرح و تعدیل کے میزان میں

تفسیر تنویر المقیاس المعروف بہ ”تفسیر ابن عباس“ یہ تفسیر سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف منسوب ہے۔

محمد بن سائب کلبی:

اس کا مرکزی راوی محمد بن سائب کلبی، ابونضر متروک اور کذاب ہے،

① امام ابو حاتم رازی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

النَّاسُ مُجْتَمِعُونَ عَلَى تَرْكِ حَدِيثِهِ لَا يُشْتَغَلُ بِهِ ذَاهِبُ الْحَدِيثِ.

”محدثین اس کی حدیث ترک کرنے پر متفق ہیں۔ یہ ضعیف ہے، اس کی طرف التفات نہیں کیا جائے گا۔“

(الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۲۷۱/۷)

② احمد بن ابی الحواری کہتے ہیں کہ مجھے مروان بن محمد طاطری نے کہا:

تَفْسِيرُ الْكَلْبِيِّ بَاطِلٌ.

”تفسیر کلبی باطل ہے۔“

(الجرح والتعديل: ۲۷۱/۷، وسنده حسن)

③ قرۃ بن خالد سدوسی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الْكَلْبِيَّ يَزُرُّهُ يَعْنِي يَكْذِبُ .

”محدثین کا کہنا ہے کہ کلبی جھوٹ بولتا تھا۔“

(الجرح والتعديل : ۲۷۱/۷، وسندہ حسن)

④ ثقہ محدث، سلیمان بن طرخان تمیمی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

كَانَ بِالْكُوفَةِ كَذَّابًا أَحَدُهُمَا الْكَلْبِيُّ .

”کوفہ میں دو کذاب تھے۔ ایک ان میں کلبی تھا۔“

(الجرح والتعديل : ۲۷۰/۷، وسندہ حسن)

⑤ امام وکیع بن جراح رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ سُفْيَانُ لَا يُعْجِبُهُ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يُفَسِّرُونَ السُّورَةَ مِنْ أَوَّلِهَا إِلَى آخِرِهَا مِثْلُ الْكَلْبِيِّ .

”یہ کلبی جیسے لوگ جو اول تا آخر سورۃ کی تفسیر کرتے ہیں، سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ انہیں پسند نہیں کرتے تھے۔“

(الجرح والتعديل : ۲۷۰/۷، وسندہ حسن)

⑥ زید بن حباب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

سَمِعْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ يَقُولُ عَجَبًا لِمَنْ يَرَوِي عَنِ الْكَلْبِيِّ .

”سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے کہتے سنا کہ کلبی سے روایت کرنے والے پر تعجب ہے۔“

(الجرح والتعديل : ۲۷۰/۷، وسندہ حسن)

④ یعلیٰ بن حارث محاربی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

قِيلَ لِرِزَائِدَةَ لِمَ لَا تَرَوِي عَنِ الْكَلْبِيِّ؟ قَالَ كُنْتُ أَخْتَلِفُ إِلَيْهِ فَسَمِعْتُهُ يَوْمًا وَهُوَ يَقُولُ مَرَضْتُ مَرَضَةً فَنَسِيتُ مَا كُنْتُ أَحْفَظُ فَأَتَيْتُ آلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَفِثُوا فِيَّ فِيَّ فَحَفِظْتُ مَا كُنْتُ نَسِيتُ، فَقُلْتُ لَا وَاللَّهِ لَا أَرَوِي عَنْكَ بَعْدَ هَذَا شَيْئًا فَتَرَكَتُهُ.

”زائدہ بن قدامہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا، آپ کلبی سے روایت کیوں نہیں بیان کرتے، فرمایا: میں وہاں جایا کرتا تھا، ایک دن میں نے اسے کہتے سنا، مجھے بیماری آئی تو میں سب کچھ بھول گیا، میں آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا انہوں نے میرے منہ میں پھونکا مجھے بھولا ہوا سب یاد آ گیا، زائدہ کہتے ہیں، میں نے اسے کہا اللہ کی قسم! میں آج کے بعد تجھ سے کچھ بیان نہیں کروں گا، اس دن سے میں نے اسے چھوڑ دیا ہے۔“

(الجرح والتعديل: ۲۷۰/۷، وسنده صحيح)

⑤ یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

الْكَلْبِيُّ لَيْسَ بِشَيْءٍ .  
”کلبی کچھ نہیں تھا۔“

(الجرح والتعديل: ۲۷۰/۷، وسنده صحيح)

⑥ امام یزید بن ہارون رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كَبِرَ الْكَلْبِيُّ وَغَلَبَ عَلَيْهِ النَّسْيَانُ فَجَاءَ إِلَى الْحَجَّامِ وَقَبَضَ

عَلَى لِحْيَتِهِ فَأَرَادَ أَنْ يَقُولَ : خُذْ مِنْ هَهُنَا يَعْنِي مَا جَاوَزَ  
الْقُبْضَةَ، فَقَالَ : خُذْ مَا دُونَ الْقُبْضَةِ .

”کبلی بوڑھا ہو گیا، تو اس پر نسیان غالب آ گیا، جام کے پاس آیا، داڑھی کو مٹھی  
میں پکڑا، نائی سے مٹھی سے زائد داڑھی کاٹنے کا کہنا چاہتا تھا مگر اسے کہہ بیٹھا  
کہ مٹھی سے کم کاٹ دو۔“

(الجرح والتعديل : ۲۷۱/۷، وسنده صحيح)

⑩ امام دارقطنی رحمہ اللہ نے ”متروک“ قرار دیا ہے۔

(سنن الدارقطني : ۲۲۰/۴، ح : ۴۴۷۲)

⑪ امام بیہقی رحمہ اللہ نے ”متروک“ قرار دیا ہے۔

(السنن الكبرى : ۱۲۳/۸)

⑫ حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ نے ”کذاب“ لکھا ہے۔

(الموضوعات : ۴۷/۱، ۳۷۳، ۲۳۰/۳)

⑬ حافظ ابن سید الناس رحمہ اللہ کہتے ہیں :

أَمَّا ابْنُ الْكَلْبِيِّ فَمُضَعَّفٌ عِنْدَهُمْ، وَرَوَاتُهُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَخْصُوصَةٌ بِمَزِيدٍ تَضْعِيفٍ .

”کبلی تو محدثین کے ہاں ضعیف ہے، اس کی روایت خاص ابوصالح عن ابن  
عباس کے طریق سے اور بھی ضعیف ہے۔“

(عيون الآثار : ۳۱۸/۱، نصب الراية : ۴۳۰/۳)

⑭ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

الْكَلْبِيِّ مَتْرُوكٌ مَرَّةً سَاقِطٌ .

”کلبی بارے متروک وضعیف کا ہی فیصلہ ہے۔“

(تفسیر ابن کثیر: ۳۳/۳)

⑮ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ”متروک“ کہا ہے۔

(فتح الباری: ۲۲۰/۳)

⑯ عینی حنفی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

مُحَمَّدُ بْنُ السَّائِبِ الْكَلْبِيُّ ضَعِيفٌ بِإِلْتِفَاقٍ مَنْسُوبٌ إِلَى الْكَذِبِ .

”محمد بن سائب کلبی باتفاق ضعیف اور متهم بالکذب ہے۔“

(عمدة القاري: ۱۰۱/۷)

نیز ”متروک“ لکھا ہے۔

(عمدة القاري: ۱۶۹/۷)

⑰ امام بریلویت احمد رضا خان صاحب لکھتے ہیں:

”کلبی کذاب ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ: ۲/۲۷۷)

کلبی کا استاذ ابوصالح:

تفسیر کا دوسرا راوی کلبی کا استاذ ضعیف، مختلط اور مدلس ہے۔

⑱ کلبی خود بیان کرتا ہے، مجھے ابوصالح نے کہا:

كُلُّ مَا حَدَّثْتُكَ فَهُوَ كِذْبٌ .

”جو میں نے تجھے بیان کیا، وہ جھوٹ ہے۔“



(الکامل لابن عدی: ۶/۲۱۲۸، السنن الکبریٰ للبیہقی: ۷/۱۲۳، الجوهر النقی لابن

الترکمانی الحنفی: ۴/۲۷۸)

نیز کہتا ہے:

كُلُّ شَيْءٍ أُحْدِثَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ فَهُوَ كَذِبٌ.

”میں نے جو کچھ ابوصالح سے بیان کیا وہ جھوٹ ہے۔“

(الکامل لابن عدی: ۶/۲۱۲۷، سنن الدارقطنی: ۴/۱۳۰، ح: ۴۱۸۲، السنن الکبریٰ

للبیہقی: ۱/۲۹۰، تقدمة الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۷۳، بیان الوهم والإيهام لابن

قطان: ۱۳۳۲)

② ابن ترکمانی حنفی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

ضَعُفُهُ.

”محدثین اسے ضعیف کہتے ہیں۔“

(الجوهر النقی: ۴/۲۷۸)

③ امام بریلویت، احمد رضا خان صاحب نے ابوصالح کو ”ضعیف اور ”مدلس“

کہا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ: ۴/۵۱۳، فتاویٰ افریقہ از بریلوی: ۱، احکام شریعت: ۱۶۹)

محمد بن مروان سدی صغیر:

تفسیر کا تیسرا راوی کلبی کا شاگرد محمد بن مروان سدی صغیر کذاب اور متروک ہے۔

(میزان الاعتدال: ۴/۳۲، ۳۳، ۲۳۷)

جناب تھانوی صاحب حافظ پیٹمی رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں:

وَقَدْ أَجْمَعُوا عَلَى ضَعْفِهِ.



”اس کے ضعف پر اجماع ہے۔“ (احیاء السنن: ۱۰۴)

## الجرح:

① امام ابو حاتم رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فَهُوَ ذَاهِبُ الْحَدِيثِ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ لَا يُكْتَبُ حَدِيثُهُ الْبَتَّةَ .

”ضعیف متروک الحدیث ہے۔ اس کی حدیث بالکل نہیں لکھی جائے گی۔“

(الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۸۲/۸)

② امام یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ بِثِقَةٍ .

”ثقیف نہیں ہے۔“

(الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۸۲/۸)

③ حافظ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

فَإِنَّ السَّيِّئَ الصَّغِيرَ كَذَّابٌ وَكَذَا الْكَلْبِيُّ وَأَبُو صَالِحٍ

ضَعِيفٌ .

”سدی صغیر کذاب ہے۔ اسی طرح کلبی اور ابوصالح بھی ضعیف ہیں۔“

(لباب النقول في أسباب النزول: ۲۸)

④ جناب احمد سعید کاظمی بریلوی صاحب لکھتے ہیں:

”ہم نے مروان کو متہم بالکذب ثابت کر دیا ہے۔“

(مقالات کاظمی: ۴/۷۷)

جناب احمد رضا خان بریلوی لکھتے ہیں:

”یہ تفسیر کہ منسوب بہ سید ابن عباس ہے، نہ ان کی کتاب ہے، نہ ان سے ثابت ہے۔ یہ بہ سند محمد بن مروان عن الکلی عن ابی صالح مروی ہے اور ائمہ دین اس سند کو فرماتے ہیں کہ سلسلہ کذب ہے۔“

(فتاویٰ رضویہ، جلد ۲۹، ص: ۳۹۶)

جناب سرفراز خان دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

”امام احمد بن حنبل نے فرمایا کہ کلبی کی تفسیر اول سے آخر تک سب جھوٹ ہے، اس کو پڑھنا بھی جائز نہیں۔ (تذکرۃ الموضوعات: ۸۲) اور علامہ محمد طاہر الحفصی لکھتے ہیں کہ کمزور ترین روایت فن تفسیر میں کلبی عن ابی صالح عن ابن عباس ہے۔“

(إزالة الريب: ۳۰۸، ۳۱۵)

جناب تقی عثمانی دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

”ہمارے زمانے میں ایک کتاب ’تنویر المقیاس فی تفسیر ابن عباس‘ کے نام سے شائع ہوئی ہے، جسے آج کل عموماً ’تفسیر ابن عباس‘ کہا اور سمجھا جاتا ہے اور اس کا اردو ترجمہ بھی شائع ہو گیا ہے، لیکن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی طرف اس کی نسبت درست نہیں، کیوں کہ یہ کتاب ’محمد بن مروان السدی عن محمد بن السائب الکلی عن ابی صالح عن ابن عباس‘ کی سند سے مروی ہے اور اس سند کو محدثین نے ’سلسلۃ الکذب‘ (جھوٹ کا سلسلہ) قرار دیا ہے، لہذا اس پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔“ (علوم القرآن: ص، ۴۵۸)

فائدہ:



اہل بدعت اس جھوٹی تفسیر سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا قول پیش کرتے ہیں:  
 مُخْبِتُونَ، مُتَوَاضِعُونَ، لَا يَلْتَفِتُونَ يَمِينًا وَلَا شِمَالًا، وَلَا  
 يَرْفَعُونَ أَيْدِيَهُمْ فِي الصَّلَاةِ.  
 ”متواضع، اطاعت گزار، دائیں دیکھیں نہ بائیں، نماز میں رفع الیدین نہیں  
 کرتے۔“

(تفسیر ابن عباس: ۲۱۲)

### تبصرہ:

- ① جب یہ تفسیر جھوٹ کا پلندہ ہے، تو اسے رفع الیدین کے رد میں پیش کرنا  
 خود جھوٹ ہوگا۔
- ② اہل تقلید کا اس پر عمل نہیں، وہ قنوت وتر اور عیدین میں رفع الیدین کرتے  
 ہیں۔
- ③ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما خود رفع الیدین کیا کرتے تھے، جیسا کہ ابو حمزہ  
 رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، وَإِذَا رَكَعَ،  
 وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ.  
 ”میں نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا وہ نماز شروع کرتے وقت،  
 رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرتے تھے۔“

(مصنّف ابن أبي شيبة: ۲۳۵/۱، مصنّف عبد الرزاق: ۴۹/۲)

الحاصل: تفسیر ابن عباس جھوٹ ہے۔